اسقدر اشارت کافی هی **ایضاً** نور چشم میرے درباروں اور
مجلسونکے واسطے حاضر جوابی بہت ضرور ہے یعنے ہر بات کا جواب
بہت چست اور درست دینا چاہئے اور یہہ بات ہر شخص کو حاصل
نہین ہوتی نہ علم او رکمال ہی پر موقوف ہے بلکہ اسکے واسطے ذہن اور ذکا
اور عقل رسا درکار ھی چنانچہ طبیعت کی رسائی اور نارسائی کا
حال ان دو لطیفونسے واضح ہوسکتا ہی **لطیفہ**
کسی بادشاہ نے ایک عالم کو بلوایا اور یہہ بھی لکھا کہ جو آپکو فرصت
نہو تو کوئی شاگرد ہی اپنا روانہ کیجیے اُنہوں نے ایک طالب علم بھیجدیا
اور چلتے دم سمجھادیا کہ بادشاہونکی دربارمین نرم گفتاری اور شیرین
کلامی ضرور ہے طالب علم دربار مین حاضر ہوا اور بادشاہ نے پوچھا
کہ تمھارے استاد کے یہان کس کس علم کا درس جاری ھی جواب دیا
روئی ریشم مخمل پوچھا کہ اوقات کسطرح بسر ہوتی ھی جواب دیا لڈو
پیڑا برفی بادشاہ نے ان جوابونسے متحیر ہوکر فرمایا کہ شاید اس شخص کو
مالیخولیا کی بیماری ہوگئی ناچار عالم کو یہہ سارا ماجرا لکھہ کر رخصت کردیا
عالم نے جو سبب ایسی بات چیت کرنے کا پوچھا تو کہا کہ آپنے نرم اور
شیرین کلام کرنے کا حکم دیا تہا سومین نے ریشم اور روئی اور مخمل سے
زیادہ نرمی اور لڈو اور پیڑا اور برفی سے زیادہ شیرین اور کسی چیز مین

بنائی اسواسطے ایسا کلام کیا **لطیفہ** ایک جاہل نے پیغمبری کا
دعوی کیا بادشاہ نے اُسے پکڑ بلایا اور پوچھا کہ توجو پیغمبری کا دعوی
کرتا ھی تو **معجزہ** کیا دِکھلاتا ہے کہا دلکی بات بتادیتا ہون بادشاہ نے
پوچھا کہ اِسوقت میرے دلمین کیا ھی کہا کہ اسوقت آپ کے دلمین
یہی ہے کہ مین بالکل جھوٹا ہون فرمایا کہ پھر ایسا دعوی کیون کیا کہا
کہ جو دعوی نکرتا تو حاکم تک کسطرح پہنچتا بادشاہ اُسکے جوابون سے بہت خوش
ہوے خلعت اور انعام دیکر رفاقت مین نوکر رکھہ لیا دور اندیش کے لئے
اتنا ہی لکھنا کفایت کرتا ھی **واضح ہو** کہ تلازمہ صنعت مین داخل
ھی اور تلازمہ اُس صنعت کا نام ہے کہ کسی چیز کو فرض کر کے اُسکے
سارے یا بعضے لوازم کو دوسرے مطلب مین ادا کرین اور یہہ ادا کرنا
ایسی خوبصورتی اور خوش نمائی کے ساتھہ ہو کہ اگر دوسرا نہ واقف ہو
تو یہہ نہ جانے کوئی لفظ اُس لوازم کا بے محل اور بے معنی واقع ہوا
اسکی مثال مین تین رقعے لکھے جاتے ہین **رقعہ قراءت**
کے تلازمہ مین حافظ صاحب کرم فرما میرے زیادہ ہون
الطاف آپ کے بعد شوق مُلاقات مسرت آیات کے کہ اُسکی تمنا
مین موی آتش دیدہ کیطرح پژمردہ رہتا ہون گذارش یہہ ھی کہ آج
خدمت مین حاضر ہونیکا عزم بالجزم تھا لیکن واقعہ عجیب یہہ پیش آیا

کہ قاری محمد حسن صاحب کی انتقال سے جلسہ کا جلسہ درہم برہم اور سارا
مدرسہ زیر اور زبر ہوگیا اسی سبب سے متوقف ہو کر صحیفہ معذرت ارسال
کیا چاہتا تہا کہ حافظ محمد شاکر صاحب ایک جلد کلام مجید لکھنو کے چہاپہ
کی آپ کے پاس لائے سبحان اللہ جیسا کلام اللہ مین چاہتا تہا ویسا ہی
میسر ہوا اگرچہ حافظ محمد یسین صاحب بمبئی کے چہاپہ کی تعریف بہت
مد اور شد کے ساتہہ کرتے ہے لیکن اُسکے خط کو اِسکے خط کے ساتہہ مطلق
مناسب نہین ہے اب مجہے وقف کرنا چند جلدونکا منظور ہے سو اگر
کا اگر چند روز ٹہراؤ ہو تو ویسا ہی مطلع فرمائے الہی طبع عالی ہمیشہ مصحف
کی تلاوت کیطرف مائل اور دست آرزو گردن مقصود کے ساتہہ حمایل رہے والسلام

رقعہ شطرنج کے ملازمہ مین

شہسوار میدان صفوت و صفا زینت افزاے بساط محبت و ولا سلامت
بندہ حرارت قلب کے عارضہ سے تو حیران اور ششدر رہتا ہی تہا اب ضعف
دماغ کی بیماری نے اور بہی عاجز اور زچ کر دیا ہے ہر دم یہی سوچ اور
منصوبہ رہتا تہا کہ کدہر جاؤن اور کون سی ایسی چال چلون کہ یہہ عارضہ
ٹہ نیاوے بارے اندنون حکیم مرزا شاہرخ صاحب اس شہر مین وارد ہے
تعریف انکی اور سادگی مزاج کی بہت سنی جاتی ہی کہ اُسکے نزدیک
بادشاہ اور وزیر اور فقیر مسکین اور امیر فیل نشین دونو برابر ہین مرضیون

کی خبرگیری کیواسطے صبح سے پہر رات گیئے تک بارہ دری مین شطرنجی
بچہائے بیٹھے رہتے ہین یون تو حیات ممات پر کسیکا اختیار نہین
ہی اور زہر مہرہ اور شربت انار اور خطمی خبازی کون طبیب نہین
جانتا لیکن دست شفا بہی رکہتے ہین اور عطارونکو بیمارونکا مال مار لینے
اور اپنی منفعت اور خورد برد کیواسطے گران چیز بیچنے کی اجازت نہین
دیتے اسواسطے چاہتا ہون کہ انکی خدمت مین رجوع لاؤن لیکن مکان
انکا فاصلہ پر ہی پیادہ پا نہین جاسکتا اگر کسی طرح کا ہرج نہو تو
صبح کو گہوڑا خواہ پالکی بہیجدیا کیجے اور جو کچہہ تامل ہو تو یار شاطر ہون
نہ بار خاطر ہمت نہین ہارا ہون یون ہی جاسکتا ہون نہین تو لالہ
اندرجیت چودہری یا مظفر زین والے کی گاڑی کرایہ کو منگا لیا کرونگا فقط

رقعہ گنجفہ کے تلازمہ مین

افتاب سپہر قدر و قدردانی سرتاج اہل سخن و معانی سلامت چنانچہ
خان افغان ساکن رحمت گنج اور فایق علی اپنے بہائی اور شمشیر غلام
کو ساتہہ لیکر میر وزیر علی کی برات مین گئے جب نوشہ کو نہلایا اور سفید
کپڑا اتار کر سرخ لباس شاہانہ پہنایا تب وہ غلام بدقماش بدمعاش
چالاکی کرکے اتارے ہوے کپڑونکو بغل مین داب کر کہین چلا گیا ہر چند
کہ چور کی تلاش ہوئی مگر بر دست ہاتہہ نہ آیا جب کہانا تقسیم ہوا اور

خان مذکور نے کہانا کہا کر رومال اور خلال کیواسطے اس بہیا کو تلاش کیا اور دست یاب نہوا تب بوجہہ گئے کہ نوشہ کے کپڑے وہی بدذات لیگیا یہہ دریافت ہوتے ہی دونون بہائیونکے چہکے چہوٹ گئے سب تراش خراش حرن ہو گئی کہ اس چور ہماری عزت خاک مین ملا دی بیچارے ندامت کے مارے اپنے گہر چلے آئے اب سنا جاتا ہے کہ وہ نمک حرام مغلپورہ مین کہ آپکے تحصیل داری کا علاقہ ہے نادری خانم نامی ایک خانگی کے گہر مین چہپا بیٹہا اسواسطے یہہ نیاز نامہ معہ اسکے حلیہ کے کہ علحدہ ورق پر لکہا ہے خدمت مین پہنچکر تکلیف دیتا ہون کہ اسکو جلد گرفتار کرکے ادہر کو روانہ فرمائے زیادہ نیاز

مخفی نرہے

کہ امرا اور حکام کی ثنا اور صفت کا انداز تو اس کتاب کے دیباچہ سے معلوم ہو گیا لیکن اگر باغ اور مکان کی تعریف منظور ہو تو اسکے لکہنے کا طور یہہ ہے

تاج گنج کے روضہ کی تعریف

آج قلم کا دماغ پہولونکی خوشبو سے معطر ھی کاغذ کا صفحہ آنکہہ کی سفیدی کیطرح منور ہے نظر کا ڈورا رگ گل کے طور پر رنگین ھی نگاہ کا تار رشتہ گلدستہ کی مانند بہارین کی کسواسطے کہ مجہے ایک باغ اور مکان کی صفت لکہنی منظور ھی جسکی سیر سے چشم مردم مین نور ھی اسکے صحن اور دالان مین خدا کی قدرت کا گل کہلا ہے چمن اور میدان مین

صانع کی صنعت کا تماشا ھی وہ کون مکان اور کیسا گلستان جو
شاہجہان ایسے بادشاہ عالیجاہ کا قیام گاہ ہے کون قصر اور کیسا
ایوان جو جناب عالیہ بادشاہ بیگم کا آرام گاہ ہے جسجگہہ یہہ دونو
آفتاب ماہتاب سوتے ہین چاند اور سورج دن رات اُس زمین پے
نثار ہوتی ھی تاج بی بی کا روضہ جہان مین مشہور ھی اور ہر چمن اُسکا
جنت کی خوشبو سے معمور ھی اکبر آباد کیا بلکہ سارے ہندوستان کی
اُس مکان سے عزت ہوئی ھی ہندوستان کیا بلکہ تمام روے زمین
کی اُسسے زینت ہوئی اِس چمن کی ہوا نے جو کلیونکی بوباس سے
خیال کے دماغ کو معطر کردیا تو باغ کی فضا نے نگاہ کے دامن کو گلچین
کے دامن طرح پہولون سے بہر دیا سبحان اللہ کیا روضہ ھی کہ رضوان
جسکے لطف اور لطافت سے راضی اور خوشنود ھی بارک اللہ کیا باغ
ھی جسمین بہشت کی ہر نعمت موجود ہے سورج اس باغ کا ایک
زرد آلو ہے چاند اُس چمن کا گل شبو ہے پہلے دروازیکی بلندی دیکہنے
کو جو آسمان گردن اور سر اُٹہائے تو اُسکو آفتاب کی پگڑی سنبہالنی
مشکل ہوجاتی دونو یاروکے سر سے محراب کی چوٹی تک کلام مجید کا
سورہ چوب قلم سے جو لکہا ھی عقل اس طلسمات سے حیران ھی کہ ہر حرف
جیسا نزدیک سے نظر آتا ہے ویسا ہی دور سے دکہائی دیتا ھی اُس دفن

منصف انصاف سے دیکھین کہ یہہ بات کیسی مشکل اور کسطرح کی تقسیم
کامل ہے سنگ مرمر پر سنگ موسی کی پچیکاری کہیے یا آنکھہ کی سپیدی
پر پتلیونکی سیاہی کی نموداری سرف ہا بن کافور کی قرص پر مشک کے
دانہ پڑے ہین لفظ بین یا ہیرے کی تختی پر نیلم کے نگین جڑے ہین
میناء آسمان کیطرف تعجب کا ہاتہہ اٹھاے ہے کہ یہہ خم دیکھیے اور اس
بارگاہ کے ساتہہ ہمسری کا دعوی اور دم بکھیے محراب کا خم ابرو سے
اشارہ کر رہا ہے کہ اندر جا کر ذرا بہار کا عالم دیکھیے نہین نہین بلکہ
غلطی ہوئی مجہسے کہ محراب کا اشارہ یہہ ہے کہ پہلے حواس کو یہان
طاق پر رکہہ جائے تب آگے قدم بڑہاے پس جو ادہر چوکہٹ نانگہنی
کی عزیمت ہوئی تو ادہر عقل اور حکمت رخصت ہوئی سر سے سیر ہونا تو
نگاہی کے ہاتہہ ہے لیکن حیرت یہان ہر قدم ساتہہ ہے سب کے پہلے
بہار کے عملدار بڑی شوکت اور شان کے ساتہہ نظر پڑتے ہین یعنے
دو رویہ سرو کے درخت نیک بخت جوانونکی طرح حسن کے جوبن سے
اکڑتے ہین زمرد کے جہاڑ کی کیا حقیقت ہے جو اُسکے ساتہہ تشبیہہ دون
مگر ہان لکہون تو یون لکہون کہ اچہے اچہے سبز پوش معشوق ہر قطار
مین کہڑے ہوکر ناز و انداز سے انگڑائیان لی رہی ہین یا غلمان بہشت
سے آکر آسمان کو اس باغ کی خوبیونکی خبر دے رہی ہین نشو نما جو ہر چیز کو

ٹرپاتی هی شاید سروہی ڈ کے لباس مین کمر بستہ یہان آئی هی یا آب و ہوا
کی لطافت سے سرو کے پردے مین آپ ہی بری جاتی ہے دونو قطار
کے درمیان جو ایک حوض زمین دوز اور طویل ہے گویا فی سبیل اللہ
سبیل ہے صاف پانی سے بہرا ہوا هی اُسمین ہر سرو کے مقابل ایک
ایک فوارہ چہوٹ رہا ہے اُدھر سرونے زمرد کے فوارےکا نقشہ اُڑالیا اِدہر
پانی کے فوارے نے ہیرے کو پانی کر کے بہا دیا بعد اُسکے ایک مربع حوض
جو بہت سُتہرا هے نہایت خوبصورت اور خوشنما هی آئینہ اُسے دیکہہ کر
حیرت مین آتا هے نگاہ کا قدم پہسلا جاتا ہے بہشت کی نہر اسکا خزانہ هی
آئینہ اُسکا آبدار خانہ هی بلکہ آئینہ مین یہہ روانی کہان اور وہ موجونکی
سلسلہ جنبانی کہان پانی اُسکا دودہ سے زیادہ مُصفا هی برف سے
زیادہ ٹہنڈا ہے چونہ جو شیر خشت ہو جاے تو روا هی پتہر جو یخ در بہشت
بن جائے تو بجا هی نازنین معشوق اُسکے گرد بیٹہے ہین اپنا مُنہہ اس آئینہ
مین دیکہتے ہین اُنکی عکس سے صاف آشکارا هی کہ پری کو شیشہ مین اُتارا
هی چارون طرف سے فوارے چہوٹتے ہین گویا آسمان سے تارے ٹوٹتے ہین
پانی کے زمین پانی کا درخت نکلنا اور پانی ہی کے پہل پہول سے پہولنا
پہلنا خدا کی قدرت هی آئینہ کے چشمہ سے موج کا کہڑے ہو کر چلنا اور ہوا
کے ساتہہ زور کر کے اُچہلنا عجب حکمت هی عقل نے جب فکر کے دریا مین

غوطہ لگایا تو روضہ کے ادہر حوض کے واقع ہونیکا سبب یون سمجھہ
مین آیا کہ نگاہ پہلے اُسمین نہا کر پاک ہو لے تب روضہ کی طواف کی
آرزو کرے اور ناطقہ پہلے اُسکے پانی سے کُلیان کر کے مُنہہ صاف کر لے
تب بہار کی صفت مین گفتگو کرے اس حوض کی یاد مین دریا کی پسلی
پہڑکتی ھی سینہ مین آگ بہڑکتی ھی جوش کہا کر دیکہنے آتا ھی مگر دیوار سے
سر ٹکرا کر پہر جاتا ہے جسطرف آنکہہ اُٹہائی اور جدھر خیال دوڑائی بیلا چنبیلی
موگرا موتیا چنبا جوہی کیتکی کیوڑا گلاب سدا بہار گیندا داؤدی گل عباس
گل مہندی نازبو گل زنبق گل رعنا گل فرنگ گل چاندنی شبو گلغا سیوتی
دوپہری سورج مکہی لالہ نافرمان سوسن ہزار زبان نرگس حیران قسم قسم
رنگ رنگ کے پہول پہول رہے ہین پیاری پیاری سہانے درختون پر
صبح و شام کی دہوپ چہانہہ کا عالم پتون پر شبنم طراوت اور نم ڈالیون پر
چڑیونکا غل پرونکی آہٹ سمین چہیڑ چہل نوجوانونکی غول ہم جولیونکی ہنسی
اور ٹہٹہول کہین گل کے قہقہے کہین بلبل کے چہچہے ہین مور اُدہر شور کرتا
ھی ادہر مستونکا جنون زور کرتا ہے کویل وہان کوک اُٹہتی ھے
یہان سینونمین ہوک اُٹہتی ھی پپیہا جو وہان بولا پی کہان تو پہر یہان
بدن مین جی کہان دہیڑ کی اُدہر نئی نئی طور پر دُہن ہے ادہر حیات
کے جامہ کی اُدہیڑ بن ہے طوطی کی جو بات ھی گویا نبات ھی مینا کو

شیرین کلامی سے کلام ہی ناکامونکا کام ہی تمام ہے جگنونکا چمکنا
باغ کا مہکنا دونو وقت کا ملنا شبو کا کھلنا سنبل کا بال بکھیرنا مچھلیونکا
حوض مین تیرنا ہوا کا چلنا دل کا مچلنا سبزی کا لہلہانا چڑیون کا
چہچہانا پرندونکا جھولنا شفق کا پھولنا گلزار خیال کا تماشا دکھاتا ہے
یہہ سما دیکھہ کر کوئی پھول سا پھولا نہین سماتا کوئی بوے گل کیطرح
گریبان پھاڑ کر نکلا جاتا ہے بیلا جی لاکٹ دلکو کھینچتا ہے چنبیلی کی البیلی
وضع پر روح شیفتہ ہے مہندی کے ٹٹیون پر چاندنی لوٹ پوٹ ہے
جسکی بہار سے چاند کے جگر مین داغ اور دل پر چوٹ ہے عشق پیچہ جو
عاشق کیطرح پیچ و تاب کھاتا ہے تو لجالو شرمیلی معشوق کے طور پر سایہ سنتے
شرماتا ہے لالہ لعل سے بہتر سبزہ زمرد کا ہمسر کیارونکے کنارے کی
ہری دوب کاشانی مخمل سے زیادہ خوب اور مرغوب درختونکے تھالے
ہین یا دودھ کے بھرے کٹورے پیالے ہین آبشار ہے یا آئینہ پشت بدیوار ہے
پانی کی چادر پر جو نقش و نگار ہے قلم قدرت کا یادگار ہے نہر کی جو ایسی
اٹھکھیلیون کی چال ہو تو دل کیونکر نہ پامال ہو مہتاب سرو کے ساتھہ
ہم آغوش ہے یا کوئی جوان سبزہ رنگ بادلہ پوش ہے گلنار کو دیکھہ کر
لعل انگارون پر لوٹتا ہے سبزہ کی رشک سے زمرد زہر کھاتا ہے یہہ
لالے ہین یا آتش کے پرکالے ہین جسکے دیکھنے سے چینی کے لالے پڑتے

هین اور دل ہی دل مین داغ بڑہتے ہین چاندنی نے سبزی ہین کہیت
کیا ہی یا سبز مخمل پر مقیش کتر کے چہڑک دیا ہی کلغی کو قلم کر کے ایسا بڑا
کیا ہی کہ اُسکے پتے اور پہولون سے گویا سبز اور سرخ بوٹیونکا قالیچہ بچہا دیا
ہی مولسری کی جو بہینی بہینی خوشبو ہی تو صبا کو اسکی جستجو ہی بہہ ہار
سنگہار کی کلکاریان ہین یا آگ کی چنگاریان ہین بیربہوٹیان رنگینی
مین یا یاقوت کا خون بہہ چلا لالہ زار چمن مین کہلا یا چنار سے شعلہ نکل پڑا
اگر آب وہوا کی لطافت یہی ہے تو موتی صدف مین کہل کر کلیون کا
روپ دکہائیگا اور مچہلی کا کانٹا سرسبز ہوجائیگا میوے کا نام زبان
پر آیا اور حلاوت کے مُنہہ مین پانی بہر آیا کولا سنگترہ رنگترہ چکوترہ
نارنگی لیمو زرد آلو شفتالو انار سیب بہی انگور اناس ناشپاتی کیلا
آڑو بیر کمرکہہ شریفہ خربزہ پستہ بادام ناریل خرنجی لونگ مرچ الائچی کٹہل
بڑہل انبہ انبلی جامن سہلینڈا امرود شہتوت پونڈا کہرنی کروندا کوئی ایسا
پہل نہین جو اُس باغ مین نہوتا ہو اور ساگ ترکاری سے لیکر جڑی
بوٹی تک کوئی ایسی شی نہین جسے باغبان نبوتا ہو کہین کولے سنگترہ
کا چمن کا چمن اگ بہبوکا ہوگیا کہین فالسے کی رنگت سے زمین کا
دامن اودا ہوگیا سیب نے آسیب کی زحمت دفعہ ہوجاتی ہے بہی بدن
مین فربہی لاتی ہی ناشپاتی سے روح راحت پاتی ہے انار نے خلق

کے مُنھہ یاقوت اور موتیون سے بھر دئے معشوقونکے دانت کھٹے کر دئے اور
میوہ یہان کا اخروٹ ھی جسپر ستارونکا دل لوٹ پوٹ ھی آسمان دن
رات سو سو طرح تاک جھاک مین رہا تب انگور کے ٹٹے سے ایک خوشہ
پروین کا کچا لے بہاگا سو باوصف اُس پختہ کاری کے ابتک پکا نہ سکا
کیلا یہان ایک ایک گود مین ہزار ہزار پہلتا ہے ماہ نو آسمان پر وہان
اکیلا نکلتا ہے اس زمین کا اگر خربزہ یا سردا ھی پوست مین مغز اسکا
تر حلوا ہے ہندوانہ مُرغ روح کا آشیانا ھی جسمین موجود ایک ہی
جگہہ آب و دانہ ھی شہتوت تمام عالم کا قوت انجیر بالکل شکر اور شیر
امرود حلوا بے دود انبہ معشوقون کے ہونٹھون پر مہر خاموشی ھی
کہ میرے سامنے شیرینی کا دعوی ناحق کوشی ھی دوات قلم کی زبان
چوستی ھی گویا نیشکر ٹھرایا قلم کاغذ کو چاٹتا ھی آپ چیونٹا بنا اور
اُسکو مصری بنایا مالی ڈالیان ہاتھون پر لئے جابجا کھڑے ہین انعام
کے لئے اڑے ہین کوئی پہولونکا ہار لاتا ہے کوئی گلدستہ دور سے دکہاتا
ھی پھر جو روضہ نظر آیا تو وہ سما آنکھون مین سمایا کہ نہ دید نے خواب کی
آنکھون سے کبھی دیکھا نہ شنید نے خیال کے کانون سے کہین سنا الہی یہہ
روضہ ھی یا خلد برین آسمان ہے یا سپہر اکلس ھی یا سورج کی کرن گنبد
ھی یا نور کا مسکن قبرستان ھی یا روضہ رضوان مکان ہے یا جواہرات

کی کان ھی جو پتھر ہی جواہرات سے بہتر ھی صُبح نے مرمر کی ایسی
صفائی پائی تب سنگ مرمر کی صورت بنائی سنگ موسیٰ کو شعلہ تجلی نے
طور پر جلایا تب اُس درگاہ کی صرف مین آیا کلس کا سایا دریا مین
ایسا رہتا ھی جیسا برج آبی مین آفتاب حوض مین چاند ایسا نظر آتا ہے
جیسا دریا مین حباب دیوار مین منہہ نظر آتا ہے گویا آئینہ ھی چلا گیا ہوا
گنبذ سے دماغ تازہ ہوتا ھی گویا قرابہ ہے گلاب سے بھرا ہوا صُبح کی طباشیر
استرکاری کے صرف لائی گئی جو ابتک وہی نور کا عالم دکھاتی رات
کا مشک اور شفق کی زعفران پیس کر گارے مین ملائی گئی جو آج تک وہی
خوشبو دماغ مین آتی ہے آفتاب کی ترنج کا عرق نچوڑ کے ماہتاب کے
پیالے مین موتی کے آب سے ملایا تہا جو چونہ مین یہہ نور اور ایسی
صفائی ھی بہشت کے کافور کو شفق کے ساتھہ آفتاب کے کہرل مین
پیس کر صبح کے دامن مین چہانا تہا جو رنگ نے یہہ آب و تاب پائی
ھی جالیونکی نزاکت مین عقل کام نہین کرتی کہ پتھر کو موم کر کے بال
کا قلم پار کر دیا یا خیال کا چلا سمجھہ کر نگاہ کی نوک سے جیسا چاہا کام
بنا لیا ہر ایک جالی مین وہ ملاحت ہے کہ دیکھنے مین پنیر کی
حالت ھی کاغذ کی وصلی پر حرفونکا اُبھار نہ معلوم بہی ہوتا ھی یہان
پتھر پر پتھر کی گلکاری کے کاٹ جوڑ نظر آتا ہے نہ پیوند اور جوڑ نہ کہین سے پست

ہی نہ بلند پہر ہر قبر کا تعویذ ہی اصل چیز ہے اُسکی باریکیان سمجہنے
کو نہ عقل کو ادراک ہے نہ ادراک کو تمیز دیکہا چاہیے جب یہہ مکان
تمامی کی چہت اور زری بفت کے گنگا جمنی پٹاپٹی کے پردے اور
روپہلی سنہری جڑاؤ مرصع کار سنہری سے جو منقش اور موتیونکی جہالرون
اور ہیرے زمرد وغیرہ جواہرات کے آویزان سے بنا بنایا اور آراستہ
اور الماس تراش کنول اور مردنگیان اور جہاڑ فانوس قمقمے اور ہانڈیان
اور دیوارگیریان اور قندیلون وغیرہ شیشہ آلات سے سجا سجایا اور پیراستہ
ہوگا مجاور کمخواب پرزر اور تمامی اور مشجر کی چادرین چڑہا چڑہا کر انگیٹہیان
اگر عود قماری اور مشک تاتاری اور عنبر سارا کی سلگائی ہوگی جو پیرہن
زمردی سنہری روپہلی گرد سے ہلاتی ہونگی تب کس اہل بصارت کی
نظر ٹہرتی ہوگی اور کس سے نگاہ کام کرتی ہوگی بس کر شہید کہ اب
لکہنے کی مت ہوس کر کلام طول ہوا جاتا ہے حاکم حکم سے عدول ہوا جاتا
ہی سحر بیانی تیری مشہور ہی تیرے قلم کو ہر طرز کی تحریر کا زور اور مقدور
ہی پر فرمایش سے مجبور ہی کہ رنگین عبارت لکہنے کی اجازت نہین نہین تو
تجہے کس طرز کی تحریر کی طاقت نہین لیکن یہان ہی عجب کام کیا ہی
کہ سادگی مین رنگینی کا رنگ دکہا دیا ہے سو یہہ دوستونکی سند نے گلزار ہمیشہ
بہار ہی اور حاسدونکی نگاہونمین کہٹکتا ہوا خار ہے

دوسرا قاعدہ واضح ہو

کہ ہندوستان مین شادی وغیرہ تقریبون کے رقعے کثرت سے تقسیم ہوتے ہین سیکڑون اور ہزارونکی نوبت پہنچی یہانتک کہ اب تخفیف تصدیع کے واسطے اگر چھپوانا ممکن ہوتا ہے تو چھپوا لیتے ہین اور سب جگہہ مسلمان اور ہندو دونو قوم مین یہہ رسم بہت جاری ہی اسکو نوید کے رقعہ کہتے ہین اور اب تک تو اکثر فارسی زبان مین لکھے جاتے ہین لیکن اگر اردو مین لکھا جاتا ہے تو صورت اسکی یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ یا خدا کا شکر کہ ان دنون برخوردار سعادت اطوار سید فدا حسین طال عمرہ کی شادی درپیش ہی چنانچہ رجب کی ستائیسوین تاریخ ساچق اور اٹھائیسوین کی مہندی اور انتیسوین برات کی تقریب سے ارباب نشاط کی رقص اور سرود کا جلسہ قرار دیا گیا اسواسطے التماس ہی کہ تینون تاریخ شام سے تشریف لا کر محفل کی زیبا و زینت بڑھائے اور مستدعی کو مرہون منت فرمائے فقط

مستدعی
سید ضیا حسین

اور مکتب اور ختنہ وغیرہ تقریبونکے واسطے بھی اسی طرز سے لکھا جاتا ہے
فرق اسی قدر ہی کہ شادی کی جگہہ ختنہ خواہ مکتب لکھنے مین آتا ہی
کہ اسطرح کہ رجب کی ستائیسوین تاریخ سنہ پہر کے وقت یا تیسرے پہر یا
صبح کے وقت برخوردار فدا حسین طال عمرہ کا مکتب خواہ ختنہ ہے
امیدوار ہون کہ تشریف لاکر راقم کو سرفراز اور ممتاز فرماے اور اسطرح
کے رقعہ سرخ کاغذ پر اور جس جس کو بلانا منظور ہوتا ہے اُسکا نام
رقعہ کی پشت پر اور اپنا نام عبارت کے خاتمہ مین لکھہ کر اور کبھی لفافہ
کرکے اُسپر طرفین کے نام لکھہ کر تقسیم کرتے ہین اور جو لوگ تھوڑے
ہوتے ہین یا جگہہ لوگ کسی کچہری مین خواہ اور جگہہ ایک جا ہوتے
ہین تو اکثر ایک بندکی پیشانی پر اسطرح کی عبارت لکھہ کر اُسکے
نیچے چھوٹے مدکھینچ کھینچ کر ہر ایک کا نام درج کرکے بھیجدیتے
ہین اور ہر ایک شخص اپنے اپنے نام پر صاد کردیا کرتا ہے اور عرس
وغیرہ تقریبات کے رقعہ سادے کاغذ پر ہوتے ہین عبارت اسکی بھی
اُسی طرز کی ہوتی ہی یعنے یہہ کہ فلانی تاریخ مجلس متبرک میلاد
شریف کی یا فلان بزرگ کے عرس کی مجلس خواہ سماع کی محفل
بندہ خانہ مین قرار پائی قدم رنجہ فرماکر ثواب حاصل کیجئے فقط
واضح ہو کہ آدمی کا خط وخال جیسے ہندوستانی سرکار ...

چہرہ اور سرکار کمپنی انگریز بہادر کی کچہری مین حلیہ کہتے ہین اکثر
فارسی ہی مین لکھا جاتا ہے اور سرکار انگریز بہادر کی عملداری مین
اگرچہ اب اُردو مین لکھتے ہین لیکن اُس تحریر مین بھی حروف روابط
کے سوا اکثر فارسی کے الفاظ دیکھنے مین آئین اسواسطے خاص اُردو
مین اُسکی تحریر کا طرز لکھدیا جاتا ہے **حلیہ** سانولا یا گورا
یا کالا یا گیہوان رنگ پٹے خواہ زلفین یا سارے سر مین بھورے خواہ
کالے یا سپید بال یا تمام سر منڈا ہوا چوڑی خواہ تنگ پیشانی
بوڑھا خواہ ادہیڑ یا شروع جوانی چڑھتے یا چہٹتی بھوین بڑی یا چھوٹی
یا کرنجی یا بھنگی آنکھین ایک آنکھ مین پھلی یا کانا بیسا ہو بڑے خواہ
چھوٹے کان چھتبرے خواہ گھنے دانت اُونچی یا چپٹی ناک گال یا ہونٹھ
پر چھان کہین ہو دو خواہ ایک تل ناک پر سے کلہ پر پنوڑی اگر یا چھیان
کہین ہو گول یا کتابی چہرہ سبزہ آغاز یا مسین بھیگتی ہوین داڑھی
منڈا ہے موچھین کترائی یا چار ابرو کا صفا یا بالکل موچھے رکھائی
ہووے یا خشخاشی خط یا لمبی داڑھی سفید یا سیاہ خواہ وسمہ
یا مہندی کا خضاب کئے ہوئے یا کھوسا ٹھنگنا یا مجھولا یا لمبا ڈیل کوتاہ
یا لمبی گردن موٹا خواہ دبلا بدن اور مثل اسکے جو شکل اور صورت کا نقشہ
ٹھیک ٹھیک دریافت ہو اُردو زبان مین ایسا لکھے جو سمجھ مین آوے

چوتہا باب تحریر دستاویزات کی تعلیم مین

دستاویزون کے بیان مین جاننا چاہیے کہ دو یا کئی شخصون کے درمیان مین جو کچھہ معاملہ ٹھہر کر کوئی کاغذ لکھا جاتا ہے اُسکو وثیقہ اور دستاویز کہتے ہین اور اس زمانہ مین دستاویزونکے لکھے جانیکا بہت رواج ہے اور اکثر دستاویزین مروج ہین تفصیل اُنکے نامونکی یہہ ہے تمسک اقرارنامہ مچلکا رہننامہ بیعنامہ ہبہ نامہ نکاح نامہ محضرنامہ مختارنامہ وکالتنامہ سرخط پٹہ قبولیت ضامنی عاریت نامہ امانت نامہ تملیک نامہ رسید قبض الوصول فارغخطی راضی نامہ صلحنامہ فیصلنامہ وصیت نامہ تقسیم نامہ

تمسک

اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی سے کچھہ روپیہ قرض لیکر دستاویز لکھدے قرض لینے والیکو مدیون اور قرضدار اور دینے والیکو داین اور قرضخواہ کہتے ہین اور روپیہ کا دینے والا جو اپنا قرض مانگے تو اُسکے تقاضہ اور لینے والا جو روپیہ دے دے تو اُسکو ادا بولتے ہین اور صبح و شام کا وعدہ کرتا ہے تو اُسکو لیت لعل اور حیلہ اور حوالہ اور ٹال بال کہتے ہین مثال اُسکی اور نقشہ اُسکے لکھنے کا اس طرح ہے

ہم کہ عبداللہ قوم شیخ رہنے والے فرخ آباد محلہ مغلپورہ کے ہین
جو ہم تین ہزار روپے سکہ کلدار کہ آدہا اُسکا پندرہ سو
روپیہ ہوتا ہے لالہ گلاب رائے کشن چند مہاجنون
کی کوٹھی سے دو برس کے وعدے پر قرض لیکر اپنے
تصرف مین لائے اُسکا اقرار کرتے اور لکہے دیتے ہین
کہ وُہ روپیہ تمام اور کمال اصل معہ سود روپیہ سیکڑے
کے حساب سے میعاد کے اندر ادا اور بے باق کردین اور
اگر کچھ روپیہ درمیان مین پہنچا دین تو مہاجنونسے
اُسکی رسید لین یا اُس تمسک کی پشت پر وصول
لکہہ دین بدون اِسکے اظہار وصول کا باطل اور غیر
مسموع ہوگا اِسواسطے یہہ دستاویز تمسک کی لکہہ دی
کہ سند ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے فقط
۲۲ اپریل سنہ ۱۸۵۱ء مطابق ۹ شہر جمادی الثانی سنہ ۱۲۶۷ ہجری

العبد عبداللہ بقلم خود — عبداللہ و دستخط
مضمون اقرار صحیح ہے گواہ شد — شیو پرشاد و منشی ...
گواہ شد مضمون اقرار صحیح ہے — بہارا لال ولد ... مصنف
گواہ شد — رمضان خان

اور جو کسی بڑے آدمیونکی طرف سے تمسک لکہنا پڑے تو نقشہ اُسکی تحریر کا یہہ ہے

معہ ... یہہ ہے

کہ مبلغ پچاس ہزار روپے جو نصف اُسکا پچیس ہزار ہوتا ہے ساہ

بہاری لعل گوبند لعل مہاجنونکی کوٹھی سے سرکار مین قرض لئے
اور اُسکے وصول کیواسطے دو ہزار روپئے ماہواری کی قسط مقرر
کردی گئی اسواسطے لکھاجاتا ھی کہ مہاجنونکا روپیہ اصل معہ سود روپیہ
سیکڑے کے حساب سے جب تک تمام اور کمال ادا اور بیباق نہوا تمام
علی کارندہ متعینہ جاگیر علاقہ پرسا وغیرہ دو ہزار روپے کی قسط ہر
مہینے مین پہنچاتا رہیگا کسی طرح کی وعدہ خلافی نہوگی فقط

[illegible]

[illegible]

المبلغ
النصف منہ
وعـ

نواب منیر الدولہ

المرقوم اٹھارہوین ماہ ذیحجہ ۱۲۶۷ سنہ ہجری مطابق چوہوین اکٹوبر سنہ ۱۸۵۱ ع

اقرارنامہ اُس دستاویز کو کہتے ہین کہ کوئی کسی بات
کا قول اور اقرار کر کے کاغذ اُسکا لکھے اور اُسکی شرایط کیواسطے
کچھہ حد و حصر نہین ہے انواع اور اقسام کے اقرارنامے ہوتے ہین
نقشہ اُسکا بعینہ مثل نقشہ تمسک کے ھی جو پہلے لکھا گیا
مثال اسکی مضمون کے ہم شہامت علی قوم کے سید رہنے والے

قصبہ رودولی متعلقہ دار السلطنۃ لکھنو کے ہین جو ہمنے پچیس روپے
بابت اجرت تحریر کتاب شاہنامہ کی پیشگی کے طور پر منشی امیر محمد
صاحب کی سرکار سے وصول کئے اسصورت مین اقرار کرتے ہین
کہ چار مہینے مین شاہنامہ نقل کرکے منشی صاحب کی خدمت مین
پہنچا دینگے اور جب ساری کتاب لکھہ کر پہنچا دین تب باقی اجرت
تحریر فی روپے کے چار جزو کے حساب سے لینگے اور اگر نقل نکر سکین
تو یہہ روپیہ پیشگی کا اور کاغذ اور روشنائی اور شنجرف اور قلم بلا عذر
منشی صاحب کو پہیر دینگے اسواسطے یہہ اقرار نامہ لکھہ دیا کہ سند ہو
اور وقت پر کام آوے المرقوم تاریخ و ماہ فلان و سنہ فلان

مُچلکا مچلکے اور اقرار نامہ کا مضمون اور طرز تحریر ایک ہی ہوتا ہے
لیکن ان دونو نمین فرق اسقدر ہے کہ اقرار نامہ کبھی حاکم کے سامنے
لکھا جاتا ہے جیسے اقرار نامہ مالثی وغیرہ اور مچلکا صرف حاکم ہی کو لکھا جاتا ہے

مثال اُسکی ہم کہ زبر سنگہہ زمیندار نمبردار موضع سرہان
پرگنہ دنوار ضلع اگرہ کے ہین جو ہمسے اور مسمی رام روپ زمیندار موضع
بہدوئی سے بابت سرحد اور سوانہ کی تکرار اور نزاع چلی جاتی تہی اور
اب ہنگامہ اور قضایا کے سبب سے تہانہ دار نے ہمکو صاحب مجسٹریٹ
کے حضور مین چالان کیا اور حاکم ممدوح کی حضور سے حکم داخل کرنے

مچلکے کا صادر ہوا اسواسطے اقرار کرتے ہین کہ آیندہ کوئی طرح کا قضیہ
اور فساد نکرین گے اگر کرین تو وہ سو روپے جرمانہ داخل کرین اور
مجرم سرکار کے ہوون المرقوم **بیعنامہ** اس دستاویز کو
کہتے ہین کہ کسیکی چیز بیچنے کا اقرار بیچنے والے کیطرف سے لینے والے
کے نام لکہا جاوے اور زمانہ سلطنت اہل اسلام مین وہ ہمیشہ بایع
کے اقرار سے قاضی کیطرف سے لکہا جاتا تہا اور اب اس طریقہ پر کمتر
لکہا جاتا ہے اور اوسکو قبالہ بہی کہتے ہین اگرچہ قبالہ عربی مین دستاویز
کو کہتے ہین جیسے قبالہ بیع اور قبالہ نکاح وغیرہ لیکن اب عوام خاص کم
بیعنامہ ہی کو قبالہ کہتے ہین اور بیچنے والیکو بایع اور لینے والیکو
مشتری اور بکی ہوئی چیز کو شئی مبیعہ اور قیمت کو ثمن بولتے ہین
اور ایک صورت بیع کی یہہ بہی ہوتی ہے کہ مثلاً کسی پر روپے کی
ڈگری عدالت سے ہو جاے یا سرکار کی مالگذاری کا روپیہ کسی زمیندار
پر باقی ہو اوسکے وصول کیواسطے حاکم اوسکی جایداد بکنے کا حکم دیتا ہی
اوسکو نیلام کہتے ہین اور جو کوئی وہ جایداد خرید کرتا ہے اوسکو خریدار
نیلام اور نیلام دار کہتے ہین اور سند اوس بیع کی جو اوسکو دیجاتی ہے
اوسکو قبالہ نیلامی کہتے ہین بیعنامہ کی تحریر کا نقشہ بہی مثل تحریر نقشہ
تمسک کی ہے ۔

مثال بیعنامہ کی

ہم کہ شریف خان ولد لطیف خان اور وزیر خان ابن کبیر خان ذات
کے پٹھان رہنے والے شہر آگرہ محلہ قاضی پورہ کے ہین جو ایک
منزل حویلی قاضی پورہ کے محلہ مین پختہ عمارت کی واقع ہی اور
اندر اُسکے ایک دالان در دالان پچھم رُخ کڑیون سے پٹا ہوا اور ہر دالان
کی بغل مین ایک ایک کوٹھری اور ایک دالان پورب رویہ کہ اُسکے
دہنے اور بائین طرف کو ایک ایک شہ نشین اور اوتر طرف ایک
دالان دہنی طرف ایک آبدار خانہ اور بائین جانب کونے مین پائخانہ؛
اور دکھن کیطرف ایک سائبان جسکو باورچیخانہ کہتے ہین اور درمیان
مین صحن مربع کہ اُسکی زمین نشتر گز مکسر ہی اور پچھم طرف کی دالان
کی چھت پر ایک کمرہ انگریزی جسکی چارون طرف دروازہ کٹہرہ دار
زنگاری رنگ کی ہین اور پورب کی دالان کی چھت پر ایک بنگلہ کا ہی
اور اُسکے سامنے ایک چھوٹا سا پائخانہ بنا ہوا ہے اور چارون حدین
اس مکان کی اس تفصیل سے ہین ؛

شرق: حد خانقاہ میان امام علی شاہ ملی ہے	غرب: حد مسجد شاہ معصوم کے متصل ہے
شمال: مسماۃ نورن طوائف کی حویلی	جنوب: شیخ بدھو ترک سوار کا مکان ہے

مسوّدہ مکان موروثی اور جدی ہم دونون مُقرون کے قبضہ مین کہ ہم
دونون چچیرے بھائی ہین بلا شرکت کسی دوسرے شریک اور حصہ دار کے

چلا آتا ہے اُن دونون ہم دونون نے اُس مکان کو اپنی خوشی خاطر سے
بدون اسباب کے کہ کسی نے ہم پر کچھہ زور اور ظلم اور جبر یا زبردستی کیا ہو بعوض
پانچ ہزار روپے پر کہ نصف اُسکا دو ہزار پانسو روپیہ ہوتا ہے میرزا محمد
بیگ ولد میرزا احمد بیگ قوم مغل رہنے والے شہر اور محلہ مذکورہ کے
ہاتھہ بیچ ڈالا اور روپیہ مُشتری موصوف سے دام دام بھر پایا اور مُشتری کو
اُس مکان پر قابض کرا دیا پس اولا بدلا جسکو شرع مین تقابض بدلین
کہتے ہین ہو گیا اور ہم اپنے ہوش اور حواس مین اور عقل کی درستی
ساتھہ بغیر سکھائے اور بہکائے شخص غیر کے یہہ قبالہ بیعنامہ لکھہ کر اقرار
کرتے ہین کہ بعد اِسکے ہمکو اور ہمارے وارثون کو مُشتری اور اُسکے وارثون
سے اِس مکان کی بابت کبھی کچھہ دعوی نہوگا اگر ہم خواہ ہمارا کوئی وارث
مُشتری یا اُسکے کسی وارث پر کچھہ دعوی کرے تو جھوٹا ہوا اور ہرگز
سُنا نہ جائیگا اور اگر کوئی شریک خواہ حصہ دار ظاہر ہو کر اُس مکان مین
اپنے حصہ کا دعویدار اُٹھہ کھڑا ہو تو جوابدہی اُسکی ہم بائعون کے ذمہ
ہے اور جب ایجاب اور قبول دونون طرف سے عمل مین آیا تو بیع کی
تکمیل اور صحت مین کوئی جگہہ کلام کی باقی نرہی اسواسطے یہہ قبالہ
بیعنامہ لکھہ کر معتمد لوگون کی گواہیون سے تکمیل کر دیا کہ ضرورت کیوقت
سند کامل ہو اور حاجت کیوقت کام آوے المرقوم بارھوین رمضان

سنه ۱۲۰۰ هجری اور قباله نیلامی کا نقشه بهی اسیطرح کا هے مگر عبارت کی
تحریر مین البته فرق هی

قباله نیلامی کی مثال

واضح هو که پهلی جنوری سنه ۱۸۵۱ ع کو ایک منزل حویلی واقع محله نواب
گنج مین محلات بلده فیروزنگر محدود بحدود مفصله ذیل

شرقی ــــــــ غربی ــــــــ

جنوبی ــــــــ شمالی ــــــــ

ملکیت شیخ علی بخش مدعا علیه کی شیخ ضامن علی مدعی کی اجرائی ڈگری
مین که مدعا علیه مذکور کے نام محکمه منصفی اول سے پهلی نومبر سنه ۱۸۵۰ ع
کو صادر هوئی تهی موافق قانون هفتم سنه ۱۸۴۸ عیسوی کی نیلام هوئی اور
شیخ بیدار علی نے معرفت رحیم بخش بلادوم اپنی کے حق و مرافق مدعا علیه
مذکور کا جسقدر حویلی مذکور مین واقع هے عوض ایک سو چهتر روپے
سکه کمپنی کے خرید کیا اور خریداری اسکی اسی تاریخ سے نافذ هے المرقوم
تاریخ سنه اس دستاویز پر عامل نیلام اور حاکم محکمه کے دستخط اور مهر
عدالت کی لازم هی

رهن نامه

اس دستاویز کو کهتے
هین جسمین کسی چیز کی گرو کرنیکا حال کسی قدر روپے کی عوض
مین لکها هوا اور زمینداروں مین اسکے کئی طریق جاری هین ایک یهه که
راهن یعنے جسنے اپنی جایداد کو گرو کیا مرتهن کا یعنے جسنے گرو رکها اس

جائیداد پر قبضہ کرادے اور اُسکے محاصل پر تصرف کا اختیار دے تو ایسے
رہن کو بھوگ بندہک کہتے ہین دوسری یہہ کہ راہن بعد گرو کرنیکے
بھی آپ ہی اپنی جائیداد پر قابض رہے مگر دستاویز مین یہہ شرط لکہے
کہ جب تک زر رہن ادا نہوگا ہم اس جایداد کو کہین دوسری جگہہ بیع
خواہ رہن یا ہبہ نکرینگے ایسے رہن کو دشٹ بندھک کہتے ہین اور کبہی یہہ
اقرار ہوتا ہے کہ مرتہن اتنے عرصہ تک قابض رہکر کے بغیر لینے زر رہن کے
چہوڑ دے اُسکو پٹ بندھک کہتے ہین اور ایک صورت رہن کی اور بہی
ہوتی ہے کہ کچھہ میعاد رہن کی مقرر کرکے یہہ شرط لکہین کہ مثلاً دو برس کے
اندر روپیہ ادا کرکے نہ چہوڑالین تو شئی مرہونہ یعنے گروی چیز بیع ہوجائیگی
اسکو بیع بالوفا اور پورب مین کٹ قبالہ کہتے ہین جو زر رہن ادا کرکے
چیز اپنی چہوڑا لیتے ہین تو اُسکو فک رہن اور انفکاک رہن بولتے ہین
اُسکی تحریر بہی مثل بیعنامہ کی ہوتی ہے فرق اسی قدر ہے کہ بیعنامہ مین
بیع کے الفاظ اور مضمون لکہا جاتا ہے رہن نامہ مین رہن کا مضمون
ہوتا ہے **مثال اُسکی** یہہ دستاویز بعینہ بیعنامہ کے
طور پر لکہی جاتی فرق اسیقدر ہی کہ فروخت کی جگہہ رہن نامہ لکہا
جاتا اور رہن کے معاملہ مین جو شرطین ہوئی ہون وہ لکہہ دین جائین
مثلاً باغ کی رہن مین یون لکہا جاے کہ میوہ جات اور پہل پہول ترکاری

وغیرہ جو کچھہ اُسمین پیدا ہوتا ہے سب مُرتہن کو معاف کردیا جب ہم
سب روپیہ رہن کا ادا کرین تب باغ اپنا چھوڑالین اور گانوکی بابت
اسطرح کی عبارت کہ منافع اور پیداوار جلکر بنکر سب مُرتہن کو حق حلال
ھی جب زر رہن ادا کرین تب گانون رہن سے چھوٹ جاے اور فک
رہن کے وقت نہ ہم کو دعوی واصلات کا مُرتہن سے نہ مُرتہن کو
زر رہن کے سود کا مطالبہ ہمسے ہوگا لکھنے چاہئے اگر اسطرح کی شرط ٹھہر گئی ہو
نہین تو جو شرط ہوئی ہووے لکھی جائیگی فقط **ہبہ نامہ**
اُس دستاویز کو کہتے ہین جسمین کسیکی طرف سے کسی کے نام کسی چیز
کے بخش دینے کا حال لکھا جائے اُسکی دو صورتین ہین اگر یونہین
بدون لینے عوض کے بخشا ہو تو صرف ہبہ کہتے ہین اور اگر کچھہ عوض
لیکر بخشا ہو تو ہبہ بالعوض کہلاتا ہے اور بہاکہا مین ہبہ کو دان کہتے
ہین اسی سبب سے اُس زبان مین ہبہ نامے کو دان پتر بولتے ہین صورت
اُسکی بہی مثل صورت بیعنامہ کی ہے صرف بیع اور ہبہ لفظون مین
فرق ہوتا ھی **مثال اُسکی** اس تحریر کی صورت بہی بجنسہ
بیعنامہ اور رہن نامہ کی صورت ہے صرف اتنا فرق ھے کہ بیع اور
رہن کی جگہہ ہبہ اور بخشش کا لفظ لکھا جاتا ہے یعنے اگر واہب نے موہوب لہ
سے کچھہ لیکر ہبہ کیا ہو تو یون لکھنے کا دستور ہے کہ ہمنے موہوب لہ سے

ایک جلد کلام اللہ خواہ ایک قبضہ شمشیر یا پچاس روپے نقد لیکر ہبہ باغ یا گانون خواہ مکان ہبہ بالعوض کر دیا اور اگر کچھہ نہ لیا ہو تو صرف ہبہ اور بخشش کر دیا لکھین گے باقی حد حدود اور قبض اور دخل وغیرہ الفاظ اور عبارت اسیطرح لکھنی چاہئے جو بیعنامہ کی مثال مین لکھی گئی فقط

نکاح نامہ

جس دستاویز مین صورت نکاح اور تعین مہر کا حال لکھا جائے اُسکو نکاح نامہ یا کابین نامہ یا مہر نامہ بولتے ہین دولہ کو ناکح اور دولہن کو منکوحہ لکھتے ہین نقشہ اُسکا بھی اسی طرح کا ہی

مثال اُسکی

شکر بیحد اُس قاضی الحاجات کو زیبا ہی جسنے گمراہونکو ایمان کی راہ بتائی اور حرام حلال کی بات سکھائی اور صاف صاف حرام سے اجتناب کرنے کا حکم دیکر دو دو تین تین چار چار نکاح کی اجازت اور جو عدل نکر سکے اسکو ایک ہی نکاح کی رخصت دی اور ہزارون درود اور سلام اُس پیغمبر عادل پر جسنے اُمت کو خدا کا حکم بجالانے اور حرام سے بچانیکے واسطے یون تاکید فرمائی کہ نکاح میری سنت ہے جو میری سنت سے پھرے اور منحرف ہو وہ میرا نہین ہی اسواسطے بندہ ضعیف محمد رشید ولد محمد سعید دار الخلافہ شاہجہان آباد کا رہنے والا حال وارد شاہجہان پور کا اقرار کرتا ہی کہ مین نے اپنی رضا اور رغبت اور ثبات عقل اور ہوش حواس کی درستی

سے مُسمّاۃ حمیدہ خانم عرف گوہر بانو مُسمّی مرزا خورم کی بیٹی کے ساتھ
سید معصوم علی وکیل کی وکالت سے کہ اُسکی وکالت پر مولوی ولی
اللہ اور مولوی خلیل اللہ دو گواہون نے قاضی شرع کے روبرو گواہی
دی پچاس ہزار روپے اور ایک سو ایک اشرفی کا مہر مُقرر کرکے نکاح
کر دیا اور یہہ عقد صحیح شرعی نہ خفیہ اور کتمان کے طور پر بلکہ شہرت
اور اعلان کے ساتہہ واقع ہوا اور مجلس عام مین جہان شہر کے بہت سے
روسائے عظام اور مشایخ کرام حاضر اور موجود تھے بس تمام ہوا ایجاب
اور قبول حاضرین مجلس کے روبرو اسواسطے یہہ وثیقہ نکاحنامہ لکھہ کر
حضار محفل کی گواہیون سے مُکمّل اور مُرتب کرا دیا گیا کہ سند منظور ہوکر
حاجت کیوقت کام آوے فقط ؛ **محضر نامہ** کسی احوال
کے ثابت کرنیکے واسطے جو کاغذ لکھہ کر واقف کارونکی مُہر اور
گواہیان لکھا لیتے ہین اُسکو محضر نامہ صورت حال کہتے ہین اور وہ
اُسکے بہی لکہنے کا نقشہ وہی ہے **مثال اُسکی** جو خُداوند
مُطلق اور حاکم برحق کے نزدیک امر حق کا چھپانا اور ادائے شہادت
اور گواہی سے آپ کو بچانا گناہ ہی اسواسطے یہہ احقر الانام بنسل
محمد اکرام اپنے حق پر گواہی طلب کرتا ہی اور روسائے کرام اور مشایخ
عُظام سے ادائے شہادت چاہتا ہی اسبات پر کہ میرے جد امجد شیخ

ولی محمد نے بائیس برس ہوئے کہ لکھنؤ سے آگرہ مین آکر سکونت اختیار
کی اور نائی کی منڈوے مین ایک قطعہ مکان پختہ اور خانہ باغ اور
مسجد اور خانقاہ اپنے مال مکسوبہ خاص سے تعمیر کراکر قابض اور متصرف
رہے عرصہ دو برس کا ہوا کہ بمقتضاے الٰہی فوت کر گئے اور مسمی
اسلام قلی چیلو نے میری غیبت مین کہ ان دنون تلاش معاش
کیواسطے حیدرآباد کو گیا تہا اُس املاک پر قبضہ کر لیا اور اب جو مین آگرہ
مین آکر طالب اپنے حق کا ہو تو نامبردہ غصب کی راہ سے ساری
املاک کو اپنی مکسوبہ خاص ظاہر کر کے مجھے دخل دینے نہین دیتا
ہی حالانکہ اُس ملکیت موروثی کا سوا میرے کوئی دوسرا مالک
نہین ہی اسواسطے اُمیدوار ہون کہ جس شخص کو اس حقیقت حال
سے آگاہی اور واقفیت ہو مہر اور گواہی اپنی اس کاغذ پر کر دے
کہ عنداللہ ماجور اور خلقت خدا کے نزدیک مشکور ہوگا فقط تحریر
تاریخ سولہوین ذیحجہ

مختارنامہ

کسی شخص کو کسی کام
کیواسطے مختار کر کے جو سند مختاری کی لکھدی جائے تو اُسکو
مختارنامہ کہتے ہین اور اُسکی اختیارات کے واسطے حد وحصر نہین ہے

مثال اُسکی

ہم کہ رام چند مدعی زمیندار موضع کہوری پرگنہ راٹہہ ضلع کالپی مین جو

جو اکثر مقدمہ ہمارے عدالت دیوانی مین دایر ہین اور دایر ہونے والے
ہین اسواسطے ہم نے مقدمہ کی خبرگیری اور پیروی کے واسطے لالہ
مناّلعل کو مختار اور اپنی ذات کا قایم مقام کیا اقرار کرتے ہین کہ
مختار مسطور ہمارے مقدمات مین جو کچھہ سوال وجواب کرے اور
جو دلیل دستاویز گذرانے اور کسی کو وکیل مقرر کرے اور جو روپیہ
خزانہ مین داخل یا ہمارا وصول کرے وہ سب ہمکو مثل کئی ہوئی
اپنی ذات کی قبول اور منظور ہے فقط المرقوم **وکالت نامہ**
مثل مختار نامہ کے ہی فرق اسمین اسیقدر ہی کہ مختار ہر شخص
ہوسکتا ہی جو شخص کسی محکمہ مین حاکم کی جانب سے مختاری کے
عہدہ پر مقرر ہو وہ بہی اور سوا اسکے اور بہی مقدمہ والا اپنی طرف
سے جس کسی کے نام سند مختاری لکھدی اسے مختار نامہ کہتے
ہین اور وکیل کچہری کی طرف سے وکالت کے عہدہ پر معین ہوتے
ہین اسمین سے جب کسیکے نام سند وکالت کی لکھی جاے اسکو وکالت
نامہ کہتے ہین یہہ سند سوا ان لوگونکے اور وں کے نام کی ہو نہین سکتی
مختار نامہ وکیل کا جو عدالت سے مقرر ہی حال کے رواج کے موافق
یا دینا پڑتا ہی یا وعدہ کر کے راضی کرتے ہین اور وکیل مقرر کرنیوالے
کو موکل کہتے ہین **مثال اسکی** ہم کہ میر حسین علی مختار

سید نور الدین مدعا علیہ کے ہین جو مقدمہ شیخ حسین بخش مدعی کا سید نور الدین مدعا علیہ کے نام واسطے دلاپانے دس ہزار روپئے قرضہ کے عدالت دیوانی ضلع آگرہ مین دائر ہے اسواسطے ہمنے اپنے نام کے مختارنامہ کے ذریعہ سے مولوی امان علی کو مدعا علیہ کی طرف سے بعد اداکرنے کل محنتانہ یا کل محنتانہ کے اداکرنیکا اقرار کرکے وکیل مقرر کیا اقرار کرتے ہین کہ مشارالیہ جو کچھہ سوال و جواب کرین اور وکیل دستاویز گذرانے وہ سب ہم کو مثل کیئی ہوئی اپنی ذات کی قبول اور منظور ہی فقط المرقوم ۞ **سرخط** اندنون اکثر تو اُسے کہتے ہین جو کوئی کسیکا مکان کرایہ لیکر دستاویز اُسکی لکہدے یا ادنی قسم کے لوگون کو نوکر رکہہ کے اُنکی نوکری کا کاغذ لکہے **مثال اُسکی** لالہ منگل سین گماشتہ اودے چند مہاجن کے نام جو ہم نے ایک قطعہ مکان واقع جوہری بازار کو لالہ منگل سین گماشتہ اودے چند مہاجن سے بیس روپیہ ماہواری پر کرایہ لیا اقرار کرتے ہین کہ کرایہ مقرری بلا عذر اور تکرار ماہ بماہ پہنچاتے رہین اور مرمت شکست ریخت مکان کی مالک کے ذمہ ہی اور جو ہم کوئی قطعہ یا اور کمرہ مکان کا اپنی آرام کے واسطے بناوین اور اپنی خوشی سے اُس مکان کے چہوڑنیکا ارادہ کرین تو اُس اپنی نئی بنائی ہوئی قطعہ کی قیمت کا مطالبہ

نمبرین اور جو مکان کا ہمارے اُٹھانیکا ارادہ کرے تو ڈو مہینے پیشتر سے
اطلاع کرے اور ہمارے بنائے ہوے مکان کی قیمت موافق نرخ بازار کے
ادا کرے فقط المرقوم ۲۲ رجب سنہ ۱۲۵۳ ہجری العبد ۔ پٹہ
سرکار جو زمیندار کو گانون کی بابت یا زمیندار رعیت کو اراضی
کی بابت یا سرکار یا زمیندار گانون یا کسی قدر زمین کا محصول مقرر
کرکے کسی کو اجارہ دے اور دستاویز لکھدے تو اُسکو پٹہ کہتے ہین
اور دوسری قسم کے معاملہ کو اجارہ اور ٹھیکہ اور اس اجارہ دینے والیکو
مستاجر اور ٹھیکہ دار کہتے ہین پھر یہہ مستاجر اگر اپنا کچھہ نفع ٹھہرا کر دوسرے
شخص کو اجارہ دے تو اُس معاملہ کو کٹکنا بولتے ہین فقط

مثال اسکی

نقل قرار

پٹہ پیر خان ولد جیون خان کاشت کار ساکن محلہ دریاباد کے نام
فتح علی بیگ لمبردار مالگذار حصہ چہارم موضع ریوتی پور پرگنہ سارا
ضلع فیروزنگر کی طرف یہہ کہ جو موازی ایک بیگہ اراضی مزروعہ لمبر
چونتیس واقع موضع ریوتی حسب درخواست پیر خان مسطور کی عوض
مبلغ پانچ روپیہ سالانہ زر بیج کی ہمیشہ کے واسطے نامبردہ کی کاشتکاری
مین دی گئی اس اقرار سے کہ نصف زر بیج فصل خریف اور نصف فصل

ربیع مین موہی الیہ مجہہ لمبردار کو ادا کرتا رہے اور اگر موہی الیہ زر بیعہ کے بروقت ادا کرنے مین عذر کرے تو مجہہ لمبردار کو اختیار ہے کہ بہہ ضابطہ سرسری اسکے نام نالش کرکے زر بیعہ وصول کرون اور اُس وقت مین یہہ بہی اختیار ہی کہ اُسکو بے دخل کردون اور جب تک کہ موہی الیہ قول و قرار کے موافق زر بیعہ کے ادا کرنے مین قاصر نہو تبتک مین اُسکو بے دخل نکرون اسواسطے یہہ چند کلمہ بطریق پٹہ کے لکہدی کہ حاجت کے وقت کام آوے فقط المرقوم فی التاریخ سنہ واضح ہو کہ یہہ طرز تحریر پٹہ کی اُس حال مین مناسب ہی جب کہ جانب اعلی سے طرف ادنی کے ہو اور جب جانب ادنی سے طرف اعلی کے ہو یا طرفین کا درجہ برابر ہو تو مثل اقرارنامہ کے ہین کہ فلان اور فلان کرتے کے مناسب ہی لیکن آخر مین لفظ پٹے کی تحریر اُسمین بہی ہوگی فقط

قبولیت

رعیت یا مستاجر یا ٹہکیدار جو دستاویز قبول اور اقرار کی زمیندار یا ٹہیکہ دار یا زمیندار سرکار کو لکہدے اُسکو قبولیت کہتے ہین مثال اُسکی کہ مین پیر خان ولد جیون خان ساکن محلہ دریاباد کا ہون جو مین نے موازی ایک بیگہ اراضی مزروعہ لمبر چہ بیس واقع موضع ریوتی پرگنہ سادا ضلع فیروزنگر فتح علی بیگ لمبردار مالگذار حصہ چہارم

موضع مذکور کی طرف سے اپنی کاشتکاری مین نے اِس اقرار سے
کہ نصف زر بیہج فصل خریف اور نصف فصل ربیع مین لمبردار کو ادا
کرتا رہون اور اگر زر بیہج کے بروقت ادا کرنے مین قاصر ہون تو لمبردار
کو اختیار ہے کہ بضابطہ سرکاری میرے نام نالش کر کے زر بیہج وصول
کرے اور اُسوقت مین پہر بہی اُسکو اختیار ہوگا کہ مجہکو بے دخل کر دے
اور اراضی میرے قبضہ سے نکال لے اسواسطے یہہ چند کلمہ قبولیت کے
طور پر لکہدی کہ عندالحاجت کام آوے فقط المرقوم **ضامنی**
کسیکی طرف سے جو کسی بات یا کوئی چیز کے واسطے ذمہ داری اپنی
لکہہ دی تو اُسکو ضامنی اور لکہنے والے کو ضامن کہتے ہین اور اُسکی
کئی قسم ہین اگر کسی قدر زر معینہ کا ذمہ دار ہو کر دستاویز لکہی ھی تو
مال ضامنی ھے اور اگر اس شرط سے لکہدی ھی کہ جسقدر فلانا شخص
تصرف کر جائیگا ہم اُسکو ادا کرین گے تو اُسکو تصرف ضامنی کہتے
ہین اور یہہ تو آپسمین ہوتی یا عدالت مین کسیکے خرچہ وغیرہ کی ذمہ
داری کیجاتی ھے اور اگر کسیکے حاضر کرنیکا ذمہ کیا ھے تو حاضر
ضامنی اور اگر کسیکام کی ذمہ داری کی ھے تو فعل ضامنی ھے
ہر ایک کی تحریر کا طور ایک ھی مثال سے واضح ہوگا **مثال**
اُسکی ہم کہ ٹہاکر نجتاور سنگہ زمیندار موضع گہمر یا پرگنہ

جاج مئو ضلع کانپور کے ہین جو مسمی زور آور سنگ ہمارے پٹے دار نے
دگڑی مداخلت قطعہ باغ واقع موضع بسولی کے ضلع سے حاصل کی اور
اُسکے اجراء کا حکم بعد لینے تصرف ضامنی کے صادر ہوا اسواسطے ہم
بابت شئی دعوی کے بلا شرط حیات اور حمات کے ضامن ہو کر اقرار
کرتے ہین کہ اگر نام بردہ عدالت صدر سے ہار جائے تو جسقدر تصرف
اُسکا ثابت ہوگا ہم بلا عذر ادا کرین ہمین اور ہمارے وارثونکو کچھ عذر
نہوگا اور موضع گھر یا اپنی جائداد کو اس ضامنی مین مکفول کرتے ہین
جب تک مقدمہ عدالت صدر سے فیصل ہوگا اُسکو بیع خواہ رہن
وغیرہ کے ذریعہ سے کہین منتقل نکرین گے یا یون لکھے کہ ٹہاکر زور
آور سنگ ہمارے پٹے دار نے جو دو سو روپیہ لالہ رام رتن مہاجن سے
قرض لئے ہین ہم ذمہ کرتے ہین کہ اگر وہ ادا نہ کریگا ہم لا کلام ادا کرینگے
یا لکھا جائے کہ جو زور آور سنگ ہمارا پٹے دار جوئے کی علت مین ماخوذ
اور اُسسے فعل ضامنی یا حاضر ضامنی طلب ھی اسواسطے مین مقر اقرار
کرتا ہون کہ نام بردہ کبھی کوئی حرکت ناشایستہ نکریگا اگر کرے تو مین
اُسکے عہدے سے جواب دہی کرونگا یا یہہ کہ مین اُسکو حاضر کردون اگر
حاضر نہ کر سکون تو اُسکے عہدیکا جواب دونگا فقط المرقوم

عاریت نامہ اگر کسی سے کوئی چیز ایک زمان معین کیواسطے

مانگ لے جائے اور اُسکی دستاویز لکھی ہو تو اُسکو عاریت نامہ
کہتے ہین اُسمین خاص عاریت کا مضمون لکھا جاتا ہے نہین تو حال
اُسکا مثل حال اقرار نامہ کے ھی اور اسیطرح اگر کچھہ زمین گھر بنانیکے
واسطے کسی قدر روپیہ بطور ماہانہ یا سالانہ ادا کرنے یا اُسکی عوض
کچھہ حق مقرر کرنے کی شرط پر لیجاوے تو اگر دستاویز اسکی خواص
کی جانب سے ھی تو اُسکو اقرار نامہ اور عوام کی جانب سے ھی تو
عاریت نامہ کہتے ہین **امانت نامہ** اگر کسیکی کوئی چیز
اپنے پاس رکھہ کر دستاویز لکھدی تو اُسکو امانت کہتے ہین دونوکا
حال ایک ہی مثال سے واضح ہوگا **مثال اُسکی**
ہم کہ اللہ یار خان رسالدار یا کریم اللہ جمعدار ساکن ضلع الہ آباد
کے ہین جو ہمنے ایک فرد پستول کی دو مہینے کے واسطے شیخ محمد بخش
صوبہ دار سے مستعار لی ھی اسواسطے یہہ عاریت نامہ لکھدیا یا یہہ مجھہ
مُقر نے قطعہ زمین چار ٹکے سالانہ کے وعدہ پر گھر بنانے کیواسطے
شیخ محمد بخش صوبہ دار سے لیکر حویلی بنائی اور سکونت اُسمین اختیار
کی اسواسطے یہہ عاریت نامہ لکھدیا فقط المرقوم **تملیک نامہ**
اپنی ملکیت کی چیز جو کوئی کسیکو دیکر اُسکو مالک کر دیتے ہین اُسکی
دستاویز یون لکھی جائے وُہ تملیک نامہ ھی اور اسیطرح اگر کسی کو

مسجد کا متولی یا درگاہ یا خانقاہ کا مہتمم قرار دیکر سند لکھی تو اسکو تولیت نامہ کہتے ہین **مثال اسکی** صرف اسقدر کافی ہی کہ جسطرح اوپر کی مثالونمین لکھا گیا مُقر کا نام لکھکر یون لکھے کہ جو ہمنے قطعہ باغ واقع موضع دولت پور کو محمد وزیر خان مان کو دیکر اسکو ہر طرح مالک اور مختار کر کے یہہ تملیک نامہ یا ملا حسن اکبر آبادیکو مسجد یا خانقاہ کا متولی اور مہتمم مزار دیکر یہہ تولیت نامہ لکھدیا فقط **رسید** کچھہ روپیہ خواہ کوئی چیز کسی سے لیکر جو دستاویز لکھدی اُسکو رسید کہتے ہین اور یہہ رسید یا تو اُنہین دستاویزون کے طور پر لکھی جاتی ہی یا رقعے کے طور پر **مثال اُسکی** دستاویز مین بعد لکھنے نام مُقر کے لکھا جائیگا کہ سو روپے فلانی بابت ہمکو زید سے وصول ہوے اسواسطے یہہ رسید لکھدی اور رقعہ مین بعد القاب کے لکھا جائیگا کہ دو شالہ جو آپنے بخشو خدمتگار کے ہاتھہ بھیجا تہا سو پہنچا

قبض الوصول

مثال رسید کے ہی لیکن جو تنخواہ یا اور کوئی وجہہ معین مثل ششماہی یا سالانہ کے وصول کا اقرار لکھا جاتا ہے اکثر اسیکو قبض الوصول کہتے ہین **مثال اُسکی** مُقر کا نام لکھکر اسطرح لکھے پانسو روپے بابت مشاہرہ شہر ربیع الاول یا بابت ششماہی

خواہ سالانہ مُقرری کے بدو سین تحویل دار سرکار کے تحویل سے ہمکو وصول ہوے اسواسطے یہہ قبض الوصول لکہدیا گیا ؛ ؛

فارغخطی کسی سے لین دین کے حساب کا تصفیہ اور روپیہ سب کے بے باق ادا کرکے دستاویز لکہالی جاوے یا اپنے نوکر سے حساب سمجہہ کر دستاویز لکہدی جاوے تو اُسکو فارغخطی کہتے ہین ؛

مثال اُسکی مُقر کا نام دستورِ مُعینہ کے مُوافق لکہہ کر یون لکہی جاتی ہے کہ جو ہم سے اور زید سے لین دین کی بابت کا حساب تہا آج اُسکے مقابلہ مین سب حساب طے ہوکر دوسو تراسی روپے پونے گیارہ آنے حساب کے روسے پانا ہمارا اُسکے ذمے واجب نکلا اور مشارالیہ نے سب دام دام ادا اور بیباق کیا یا یہہ کہ جو خرچ ہمارا پیربخش خانساماں کے ہاتہہ سے اُٹہتا تہا آج نام بردہ سے سب حساب سمجہہ لیا گیا کچہہ اُسکے ذمے باقی نہین اور کسیطرح کا تغلب اور تصرف اُسکا ثابت نہوا اسواسطے فارغخطی لکہدی گئی اور نوکر کے واسطے جو یہہ دستاویز لکہی جاتی ہے اُسکو صافی نامہ بہی کہتے ہین **راضی نامہ** کوئی کسی پر نالش کرے اور پہر کسی طرح راضی ہوکر جو دستاویز لکہہ دے تو اُسکو راضی نامہ کہتے ہین لیکن جو اُس نالش سے دست بردار ہوکر آپ سے باز آوے تو ؛

اُسکو بازنامہ کہتے ہین **مثال اُسکی** بعد لکھنے نام مُقر
کے اِسطرح لکھتے ہین کہ جو ہمنے واسطے دلاپانے تین سو روپے اصل معہ
سود قرضہ تمسکی کے مُدعا علیہ پر نالش کی تھی اور مُدعا علیہ نے ہمکو
کچھہ نقد کچھہ جنس دیکر راضی کیا اسواسطے یہہ راضی نامہ لکھہ دیا اور
کبھی اِس مضمون کو سوال ہین لکھہ کر جہان مُقدمہ دایر ہوتا ھے
گذرانتے ہین **صلحنامہ** مثل راضی نامہ کے ھی لیکن دونو
مین اِتنا فرق ہے کہ راضی نامہ مین ہو سکتا ھی کہ مُدعی آپ ہی راضی
ہو گیا یا مُدعا علیہ نے راضی کر لیا ہو اور صلحنامہ جب تک دونون ملکر
صلح نہ کرین نہین ہو سکتا **مثال اُسکی** بعد لکھنے نام مُقرون
کے یون لکھتے ہین جو مقدمہ ہمارا بابت تکرار استرداد نیلام موضع بہونی
پور پرگنہ زمانیہ عدالت دیوانی مین ضلعہ غازیپور مین دائر تھا ہم فریقین
نے اسطرح صلح کر لی کہ مین رام سنگہہ مدعی موضع پر دخل پاکر واصلات
اور خرچہ سے دست بردار ہون اور مین نرائن راؤ مُدعا علیہ مُدعی کو
بلا عذر اور تکرار موضع پر قابض کرا دون اسواسطے یہہ صلحنامہ لکھدیا
کہ آیندہ کو کام آوے **فیصلنامہ** ہر چند کہ حاکم جس
مُقدمہ کو فیصل کرے وُہ بہی فیصلنامہ ھے لیکن اب جو پنچ لوگ قصہ
چُکا کر فیصل کرتے ہین اُسکو فیصلنامہ ثالثی کہتے ہین اگرچہ مضمون کا

معہ حقیقت حال مقدمہ کے طول ہی ہوتا ہے لیکن حاصل
مطلب کے لکھنے کا طرز یہہ ہی **مثال اسکی** فیصلنامہ
ثالثی لکھا ہوا رام دین موکل اور بندرابن تیواری اور پنڈت
کالکا پرشاد ثالثون کا واقع تاریخ پہلی اکتوبر سنہ ۱۸۴۵ عیسوی حال
یہہ ہے کہ مقدمہ اوجاگر مدعی اور بہیم سین مدعاعلیہ کا بابت تکرار حساب
منافع مالگذاری کی عدالت مین درپیش تہا اور طرفین نے اقرارنامہ
ثالثی کا حاکم عدالت کے سامنے لکھہ کر ہم لوگونکو ثالث مقرر کیا آج ہم
لوگون نے ایک جگہہ جلسہ کر کے مقدمہ کے سب کاغذات اور
طرفین کی دستاویزات دیکھی ہماری تجویز مین مدعی کی دستاویزات
کہ اُسپر خود مدعاعلیہ کے حقیقی بہائی کی دستخط ہی اور گانون کا پٹواری
بہی اُسکی تصدیق کرتا ہی صحیح اور دعوی اُسکا سچا معلوم ہوا اور
مدعاعلیہ نے سوائے دو چار چہٹیونکے کہ اُسپر مدعی کی دستخط نہین
نہ خط اُسکا اُن چہٹیون کے خط سے ملتا ہی اور کوئی دستاویز یا
دلیل کہ اُسکے روسے بیان اُسکا درست معلوم ہو پیش نہین کیا
اس صورت مین ہم ثالثونکے اتفاق سے یہہ تجویز قرار پائی کہ مدعی
کا دعوی بابت منافع مالگذاری کی مدعاعلیہ پر واجب ہی اسواسطے
یہہ فیصلنامہ موافق حکم حضور کے لکھہ کر ارسال کیا جاتا ہے آیندہ

جو حضور کی رائے ہو فقط واضح ہو کہ کبھی مقدمہ طرفین کی ضامندی
سے عدالت سے ثالثون کو سپرد ہوتا ہے اور کبھی فریقین بلا ذریعہ
عدالت کے اپنے قضیہ کو تصفیہ کیواسطے ثالثون پر سپرد کرتے ہین تو
اُسکے فیصلنامہ مین کسی حاکم کے حضور مین فیصلہ بہیجنے کا ذکر نہین
ہوتا ہے فقط

وصیت نامہ

اگر کوئی شخص اپنی زندگی مین اپنے وارث یا کسی دوسرے شخص کو
اسطرح حکم دے کہ بعد میرے اس کام کو یون کیجیو یا اس مال کو یون
دیجیو تو اُسکو وصیت کہتے اور جو اُسکا کاغذ لکہا جائے تو اُسکو
وصیت نامہ کہتے ہین ، **مثال اُسکی** جو ظاہر ہے کہ
حیات مستعار کو کچہہ اعتبار نہین ہے اور ہر عاقل کو دوربینی اور
عاقبت اندیشی سے پختگی اُن مطالب کی جسکا سرانجام پذیر ہونا
بعد اپنی فوت کے دنیا اور آخرت کی مصالح کے لئے منظور ہو
اُسی حال مین واجبات سے ہے جب تک زبان اور قلم اُسکے اختیار مین
ہے اسواسطے بندۂ ضعیف علی محمد خان ولد فرزند علی خان ساکن
محلہ کٹرہ ارادت خان من محلات شہر فیروزآباد اپنے ہوش اور
ہواس مین رضا اور رغبت سے بدون زور اور زبردستی کرنے
کسی شخص کے یہہ وصیت کرتا ہے کہ منجملہ دیہات معافی اور مالگذاری

مملوکہ اور مقبوضہ میرے کی چک طولی اراضی معافی واقع سوادِ
موضع فرخ نگر متعلقہ پرگنہ رسول آباد جمع ایک سو نوے روپے
سالانہ کو مین نے واسطے اخراجات ضروری مسجد واقع محلہ اراوت
خان کی جو تعمیر کی ہوئی راقم کی ہے اور جسکی اخراجات کی کفالت
میری زندگی تک مجھسے تعلق رکھتی ہے مقرر کیا بعد میرے محاصل
اراضی مذکور کا شیخ قادر بخش کے اہتمام سے جو میری جانب سے
متولی مسجد مذکور کے مقرر ہین اور میرے معتمد الیہ ہین مسجد مذکور
کے مصارف ضروری سے متعلق رہیگا اور اسمین میرے وارثون کو
کسی طرح کے تعرض کا اختیار نہین ہے میرے وارثونکو لازم ہوگا
کہ محاصل چک مذکور اوپر وقت معین کے وصول کر کے متولی مذکور
یا بعد اسکے جو متولی کہ برضامندی میرے ورثا کے مقرر ہوگا
پہنچادیا کرین اور اگر اسباب مین انکی جانب سے کچھہ اغماض اور
انحراف ہو تو متولی یا نمازیونکی نالش پر حاکم وقت کی طرف سے
اعانت حاکمانہ اسمین لازم ہوگی اور اسصورت مین متولی کی
تقرر مین اہل محلہ کو اور اہل محلہ کے اختلاف کی صورت مین
حاکم وقت کو اختیار ہوگا اور منجملہ محاصل مذکور کے دس روپے
مشاہرہ حق متولی کا ہوگا اور مابقی ضروریات مسجد کی صرف مین

آئیگا اسواسطے یہہ چند کلمہ بطریق وصیت نامہ کے لکھے گئے اور نقل اُسکی بہی رجسٹری مین داخل کراکے حوالے متولی حال مسجد کے کی گئی کہ عند الحاجت کام آوے المرقوم

تقسیم نامہ

اگر دو یا کئی شریک شرکت کا مال آپ یا قاضی اور حاکم کے حکم سے بانٹ لین اور کاغذ اُسکا لکہا جائے تو اُسکو تقسیم نامہ اور قسمت نامہ کہتے ہین

مثال اُسکی

ہم کہ سید دلدار حسین اور سید مظفر حسین دونون بیٹے سید اشرف حسین زمینداران اور ساکنان موضع اشرف نگر پرگنہ سکندا ضلع مظفر نگر کے ہین جو مواضع ریوتی اور گہر دوہر پور اور اشرف نگر اور شیر پورہ واقع پرگنہ مذکور معہ مکانات اور باغات وغیرہ جو ان مواضع مین واقع ہین ملکیت موروثی ہم دونون بہائیونکی ہے اور اب مصلحت وقت دیکہکر آپسکی رضامندی سے یہہ بات قرار پائی کہ دیہات مذکورہ معہ مکانات اور باغات کی نصف نصف آپسمین تقسیم ہوجاوین اور آئندہ کو کوئی خرخشہ اور نزاع باقی نرہے اسواسطے کل جائداد مذکورہ بعد مساوی کرنے اُسکی مالیت کے اوپر دو تفریق کی اسطرح پر تقسیم کی گئی کہ کل موضع ریوتی اور شیر پورہ معہ مکان اور باغ وغیرہ جو اُسمین واقع ہے اور نصف موضع اشرف نگر جو مشتمل اوپر دو تہوک ہے اور حد فاصل ان دونون تہوک مین

باقی سرکاری واقع ہی تھوک پورب مجھہ دلدار حسین کے حصہ مین
اور موضع گھر دوہر پور معہ مکان اور باغ وغیرہ جو اُسمین واقع ہی اور
تھوک پچھم موضع اشرف نگر مجھہ مظفر حسین کے حصہ مین در آئی اور
حویلی مسکونہ قدیم واقع اشرف نگر جو تھوک پچھم مین واقع ہے بلا تعرض
مجھہ دلدار حسین کی کہ مین نے سکونت اپنی موضع ریوتی مین اختیار کی مجھہ
مظفر حسین کے قبضہ مین رہی اور مطابق اس تقسیم کے کلکٹری مین سوال
دینے کے نام ہر ایک کا ہم مین سے حسب تقسیم مذکورہ بالا کی جداگانہ خانہ
ملکیت مین داخل کرا دیا جاوے اور مالگذاری موضع اشرف نگر کی سرکار
مین یکجاے ادا کیجاوگی اور ایک ایک فرد اس تقسیم نامہ کی جو اوپر دو کاغذ
جداگانہ کے مرتب ہو کر ہم دونون کے پاس رہینگے اور ہم مین سے
کسیکو یا ہمارے وارثون کو خلاف شرائط مندرجہ اس تقسیم نامہ کی
اختیار تعرض کا ہمدیگر نہوگا اسواسطے یہہ چند کلمہ بطریق تقسیم نامہ
کے لکھدئے کہ حاجت کے وقت کام آوے المرقوم سنہ فلان
واضح ہو کہ ان دستاویزات کے نمونہ مین صرف طرز تحریر دستاویزات
ضروری کا ظاہر کیا گیا ہی لیکن شرائط ہر قسم دستاویز کی اور
بیان انواع مطالب کا اُسمین موقوف اور صورت معاملات
خاص کے ہی اور حصر اُسکا ممکن نہین ہی مبتدیون کی تعلیم کیواسطے

اسقدر دستاویزات کافی هے که ان مثالونکو دیکهه کر هر قسم کی دستاویزین هر طرحکا مطلب لکهه سکتا هے کچهری کے کام کرنیوالونکو اِن دستاویزونکی تحریر سے واقفیت هونا بهت ضرور هے اور یهه بهی واضح هو که اِن دستاویزونکی مثالون سے یهه بات هرگز نه سمجهی جائے که کتاب جنٓاب معلی القاب دام اقباله کے ارشاد کے موافق لکهی گئی تو یهه دستاویزات بطور دستور العمل کے هونگے یعنے اگر کوئی دستاویز موافق اِس کتاب کے نهوگی تو صحیح متصور نهوگی سوا ایسا نهین هے بلکه یهه مثالین صرف واسطے دریافت کرنے طرز تحریر اُردو کے لکهدی گئین ❊ ❊ ❊

خاتمه

الحمد لله که اِس فقیر خاکساری جو ایک دوست یکرنگ و یکتا سراپا لطف و صفا گنجینه فضل اور کمال آئینه حسن و جمال صاحب علم و هنر جوهر فخر هر فرد بشر سر آمد منشیان جادو نگار سر حلقه سخنوران شیرین گفتار مخزن لیاقت و قابلیت معدن فصاحت و بلاغت دبیر منظر مشیر صاحب تدبیر کریم ابن کریم محب محبوب شهید اثیم شیرازه کتاب رموز معانی گلدسته بهار سخن و سخندانی بے عیب بے ریا و بے لوث پاک خیال و صاف طینت صفا طبیعت جناب منشی غلام غوث صاحب ادام الله لطفهم کی توسط سے حاکم جلیل القدر قدر افزاے اهل هنر بحر ناپیدا کنار شوکت و شان گوهر بار همت و احسان

جوہر مراد آئینہ مقصود واسطہ پیوند واتحاد عدل وجود صاحب سیف
وقلم عزت چتر وعلم بحر کرم ابر ہمم آفتاب حشم ہمایون شیم فیاض عالم
وزیر اعظم دستور مکرم عالی مرتبت والا منزلت ارسطو فطرت سکندر صولت
فریدون حشمت فلاطون حکمت جم جاہ خورشید کلاہ عرش پناہ کیوان
بارگاہ جناب **نواب** مستطاب ہنربل حمس طامس صاحب
لفٹنٹ گورنر بہادر دام اقبالہ کی فرمایش اپنے ذمے لی تہی سو اُسکا
انجام بخوبی ہوگیا اور حقتعالی نے ہمکو اور ہمارے دوست کو سرخرو فرمایا
ہرچند کہ یہہ نذر مختصر اُس سرکار والا اقتدار مین جیسے سلیمان کے تخت
کے سامنے ایک چیونٹی کا پر اور دریا کے مُقابلہ مین ایک قطرہ سے
بہی کمتر ہی آفتاب کے روبرو مشعل جلانا ذرّے کو چمکانا اور مہتاب
کو کتان کا جامہ پہنانا یا آئینہ دکہانا اور ختن مین مشک نافہ لیجانا اور
بہشت مین ایک پہول کی پنکہڑی کا پہنچانا ہے لیکن اس لحاظ سے کہ
سلیمان نے چیونٹی کی دعوت قبول فرمائی اور دریا نے قطرے کی آبرو
بڑہائی آفتاب ذرّے کو محروم نہین چہوڑتا اور ماہ کتان سے مُنہہ
نہین موڑتا ختن سے مشک کی ناموری اور بہشت سے پہول کی جا
گری ہی اُمّید وار ہون کہ یہہ نذر قبول اور کتاب کا ہدیہ مقبول ہو
چارون باب اُسکے اگر نظر عنایت سے دیکہے جائین گے تو مضامین

اُسکے ہر شش جہت مین خوشی کی نوبت بجائینگے چارون طرف اُسکے
ہجوم ہوجائیگی اور قبولیت کی شہرت میری عزت کا رتبہ بڑہائیگی اگرچہ
چار باب کی یہہ ایک کتاب ہی لیکن حقیقت مین ہر باب علیحدہ ایک
کتاب ہی یعنے چارون باب مین سے جس باب کی تعلیم منظور ہو تو
اُسی کتاب کا ایک باب اور سب باتون کا سکہانا منظور ہو تو ساری
کتاب پڑہا دی جائے اور بڑی فخر اور نازش کا مقام یہہ ہی کہ نواب
مستطاب معلی القاب دام اقبالہم کی حضور فیض گنجور سے جو یہہ
کتاب واسطے دریافت کرنے صحت و سقیم اور حسن و قبح کے حاکم
عالی خصال قدردان اہل کمال معدن اخلاق و مروت مخزن اشفاق
و فتوت آسمان شان جلالت و برتری کوہ شکوہ عدالت و سروری
آبروے ابر ہمت و سخا آئینہ آئین صفوت و صفا گوہر درج جود و بخشش
اختر برج دانش و بینش والا گوہر بلند اختر صاحب جوہر و ہنر پرور
جناب ولیم میور صاحب بہادر اسکویر دام دولتہ کے پاس آئی تو
حاکم ممدوح نے قدردانی کی راہ سے بہت پسند فرمائی ہر مقام کو
نظر عنایت سے ملاحظہ فرمایا اور محنت کی داد دیکر تحسین و آفرین
سے مصنف کا رتبہ بڑہایا خدا ایسے حاکم منصف اور قدردان کو سلامت
رکھے کہ اہل جوہر کی عزت بڑہاتے ہین اور شرفا کی پرورش فرماتے

ہین بس اب کتاب کے خاتمہ دعاے خیر پر ختم کرتا ہون الہی جب تک
آفتاب کے ہاتہہ مین چتر اور علم آسمان مین خم ہے ممدوح عالیجاہ کے
اقبال کا خیمہ بلند اور مستحکم اور دولت کی گردن آستان دولت آستان پر خم رہے

قطعہ	تمت بالخیر	تاریخ

سرسبز آج اپنا جو باغ امید ہی
دیکھا نہین جہان مین کوئی باغ بیخزان
تشبیہ اس حدیقہ سے نزدیک عارفان
خرم ہین اس چمن کے نہالان وہ باغ مین
توڑے ہزار پھول جو گلچین یہہ باغ سے
کسکا ہی باغ جسکی صفت ہیمین بدایت
وہ فخر مولوی جہان شاعر زمان
سالک ہی اسکے طبع کی تاریخ و سال مین
غرہ رجب کا سنکے تو قایل ہو سن ہجری

دنیا گلو گلو عیش کی بلبل نوید ہی
عقبی مین ہو ولیک یہہ قول شنید ہی
باغ جہان کو دیکھئے بعد بعید ہی
ہی سوز مین جنا پر پریشان آبید ہی
پہر پائے ہر کلی کو کہلی جا چید ہی
دکہلائے کہ سامع کہن اور جدید ہی
مشہور جو غلام امام شہید ہی
سن ہجری سنے یہہ غیبی ندا کی رسید ہی
انشا بہار بیخزان اب جاوید ہی
۱۲۸۰

الحمد للہ کہ یہہ کتاب انشاء بہار بیخزان باہتمام اضعف عباد اللہ الکریم
قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب ساکن پلیندر بہ صحت تام و دقت مالا کلام زبدۃ العلماء و الفضلا
جناب مولوی نور الہدی صاحب ادام اللہ فیوضہ بنظر ثانی کاشف اسرار خفی و جلی مولوی حاجی
علی صاحب کے بندر معمورہ بمبئی مطبع حیدری مین زیور طبع سے آراستہ کیا من شہور غرہ رجب سنہ ۱۲۸۰ ہجریہ